Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۳/۷۸ | سوموار ۵ صفر ۱۴۱۴ھ، ۲۶ وفا ۱۳۷۲ہش، ۲۶ جولائی ۱۹۹۳ء | نمبر ۱۶۶

اللہ تعالیٰ متقی کو ہر تنگی سے نجات دیتا ہے

تقویٰ عظیم الشان نعمت اور فضل ہے۔ انسان اپنی ضروریات زندگی میں کیسا مضطرب اور بے قرار ہوتا ہے۔ خصوصاً رزق کے معاملہ میں۔ لیکن متقی ایسی جگہ سے رزق پاتا ہے کہ کسی کو تو کیا معلوم ہونا ہے خود اس کے وہم و گمان میں نہیں ہوتا۔ (۔) پھر انسان بسا اوقات بہت قسم کی تنگیوں میں مبتلاء ہوتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ متقی کو ہر تنگی سے نجات دیتا ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الاوّل)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"بدظنّی ایک ایسا مرض ہے اور ایسی بُری بلا ہے جو انسان کو اندھا کر کے ہلاکت کے ایک تاریک کنوئیں میں گرا دیتی ہے۔ بدظنّی ہی ہے جس نے ایک مُردہ انسان کی پرستش کرائی۔ بدظنّی ہی تو ہے جو لوگوں کو خدا تعالیٰ کی صفاتِ خلق، رحم، رازقیّت وغیرہ سے معطّل کر کے (۔) ایک فردِ معطّل اور شئے بیکار بنا دیتی ہے۔ الغرض اسی بدظنّی کے باعث جہنّم کا بہت بڑا حِصّہ، اگر کہوں کہ سارا حصّہ بھر جائے گا۔ تو مبالغہ نہیں۔ (ملفوظات جِلد اوّل صـ۶۲)

ہم ہر آن اور لحظہ اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں

(از حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

اللہ تعالےٰ کے فضل اور اسکی رحمتیں تو اسکی ساری ہی مخلوق پر نازل ہوتی ہیں۔ لیکن جب یہ رحمتیں اور برکتیں ربّ اور رحمان کی صفت کے جلوؤں کے ماتحت نازل ہوتی ہیں تو انسان کے علاوہ جن پر وہ نازل ہوتی ہیں ان پر یہ ذمہ داری نہیں ہوتی کہ وہ اپنے اختیار اور مرضی سے اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کریں اور اسکی طرف اور بھی زیادہ جھکیں وہ تو مجبور ہیں لیکن انسان جب اللہ تعالیٰ کی رحیمیت کے جلوے دیکھتا ہے اور اسے اپنی حقیر اور بے مایہ کوششوں کے ثمرات ملتے ہیں تو اس وقت اس کے لئے رحیمیت کے دامن کو پکڑنا اور بھی زیادہ ضروری ہو جاتا ہے لیکن ان انسانوں میں سے بھی جو خدا کے لئے اپنی زندگی کے دن گذارنے والے ہوتے ہیں۔ ایک گروہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں کو دیکھتا ہے تو اس کے دل میں تکبّر اور غرور پیدا ہو جاتا ہے وہ یہ سمجھنے لگتا ہے کہ شاید رحیمیت کے دستِ قدرت نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے یہ کامیابیاں عطا نہیں کیں بلکہ میں نے جو حاصل کیا ہے وہ اپنی تدبیر اور اپنی عقل اور اپنے ذرائع اور اپنی کوشش اور اپنی طاقت سے حاصل کیا ہے (اللہ تعالیٰ ایسے خیال سے محفوظ رکھے) مگر جو لوگ خدا تعالیٰ کے سچے عاشق ہوتے ہیں ان پر جب رحیمیت کے جلوے ظاہر ہوتے ہیں اور اس دنیا کی نعمتیں اور عزتیں بھی انہیں دی جاتی ہیں تو ان کے دلوں میں اور انکی روح کے گوشے گوشے میں بے مائیگی اور نیستی کا احساس اور بھی شدّت اختیار کر جاتا ہے۔ یہ احساس بے مائیگی اور نیستی ایک (صاحب ایمان) کی جان اور اللہ کے عاشق کی روح ہے۔ یہی وہ بنیادی نکتہ ہے جس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کا ایک بندہ اس کے فضلوں اور رحمتوں کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرتا چلا جاتا ہے۔

ہمارا ربّ صمد اور غنی ہے اسے کسی شخص کی اور کسی شئے کی احتیاج نہیں لیکن ہم ہر آن اور ہر لحظہ اس کے محتاج ہیں کوئی چیز بھی تو اس دنیا میں ایسی نہیں جو اس کے فضل کے بغیر حاصل کی جا سکتی ہو جب تک آسمانوں سے اس کا فیصلہ نہ ہو اس وقت تک نہ کوئی عزّت مل سکتی ہے نہ کوئی رتبہ پا سکتا ہے، نہ مال ملتا ہے نہ خوشی اور مسرت حاصل ہوتی ہے۔ یہ حقیقی عزّتیں اور وہ اموال جو بھلائی اور خیر کا موجب بنتے ہیں اور وہ جتھے اور خاندان جس سے انسان حقیقی مسرتیں حاصل کرتا ہے۔ یہ حقیقی عزتیں اور مسرتیں اسی کو ملتی ہیں جو خود کو بے مایہ اور نیست سمجھے اور ہر چیز کے ملنے پر اللہ تعالیٰ کی قدرت کا احساس پیدا کرے اور ہر نعمت میں اس کے پیار کا جلوہ اسے نظر آئے۔

(فرمودہ ۱۵ فروری ۱۹۷۱ء)

اعلان دارالقضاء

(مکرم جمیل احمد صاحب بابت ترکہ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ)

○ مکرم جمیل احمد صاحب ساکن ۵۶۱/بی نیازی منزل کھٹکانہ روڈ ملتان چھاؤنی نے درخواست دی ہے کہ اُن کی اہلیہ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ لہٰذا اُن کا قطعہ نمبر ۱۵/۴۳ دارالیمن شرقی ربوہ خاکسار کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء بھی اس سے متفق ہیں۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

۱۔ مکرم محمد صدیق صاحب — والد
۲۔ محترمہ نذیراً صاحبہ — والدہ
۳۔ مکرم جمیل احمد صاحب — خاوند
۴۔ محترمہ امۃ الشکور صاحبہ — بیٹی
۵۔ مکرم عبدالشکور صاحب — بیٹا
۶۔ محترمہ امۃ القیوم صاحبہ — بیٹی
۷۔ " امۃ القدوس صاحبہ — "
۸۔ مکرم عبدالرؤف صاحب — بیٹا
۹۔ " عبدالاحد صاحب — "
۱۰۔ محترمہ امۃ الہادی صاحبہ — بیٹی

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس۳۰ یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

نمایاں کامیابی

○ عزیزہ مبشرہ ہما بنت مکرم محمد اختر چیمہ صاحب اسسٹنٹ لینڈ ریکلیمیشن آفیسر نے اللہ تعالےٰ کے فضل سے امسال میٹرک کے امتحان میں ۷۳۸ نمبر حاصل کر کے گورنمنٹ گرلز ہائی سکول نمبر ا فیصل آباد میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے

احباب دعا کریں کہ یہ کامیابی اللہ تعالیٰ مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت : دارالنصر غربی ۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۶۔ وفا ۱۳۷۲ہش ۲۶۔ جولائی ۱۹۹۳ء

منصوبہ بندی کی ضرورت

آئیے چلیں ۔ لیکن کہاں ؟ ۔ کہیں بھی ۔ کیا مطلب ؟ ۔ مطلب یہ کہ بس چلتے ہیں ۔ کہیں تو جائیں گے ہی نا ۔

یہ ہے بلا سوچے سمجھے کام کرنے کا طریق ۔ اس مختصر سی گفتگو سے دو باتیں ظاہر ہوتی ہیں ۔ ایک تو یہ کہ وقت کی قدر نہیں ہے ، بس یونہی اسے گذارنا ہے ۔ اور دوسری بات یہ کہ سوچا ہی نہیں کہ کہاں جانا ہے ۔ اور یہ دونوں باتیں غلط ہیں ۔ وقت کا صحیح مصرف ہونا چاہیئے ۔ جو لوگ دنیا میں کوئی کام کرتے ہیں ۔ اور اپنا نام کرتے ہیں ۔ ان کے پاس تو وقت ہوتا ہی نہیں ۔ وہ چاہتے ہیں کہ کاش دن رات چوبیس گھنٹے کا نہیں اڑتالیس گھنٹے کا ہو جائے ۔ انہیں کام کرنا ہوتا ہے ۔ اور کام کرتے کو وقت درکار ہوتا ہے اور وہ محسوس کرتے ہیں کہ جتنا وقت درکار ہے اتنا ان کے پاس ہے نہیں ۔

دوسری بات یہ کہ اس میں منصوبہ بندی نہیں ہے ۔ ہر کام میں منصوبہ بندی ہونی چاہیئے ۔ منصوبہ بندی کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ہر کام کرنے سے پہلے قلم دوات اور کاغذ لے کر بیٹھ جائیں اور لکھتے جائیں کہ کیا کرنا ہے اور کس طرح کرنا ہے ۔ اگرچہ بڑے بڑے کاموں کے لئے تو ایسا کرنا ہی چاہیئے ۔ لیکن چھوٹے چھوٹے کاموں کو بھی شروع کرنے سے پہلے ذہن میں لانا ضروری ہے ۔ اس طرح کام کو ذہن میں لانا منصوبہ بندی ہے ۔ ذہن سوچنے لگتا ہے اور پھر فیصلہ کرتا ہے ۔ اس سوچ اور فیصلہ کرنے ہی کو منصوبہ بندی کہا جائے گا ۔

اگر ہم یہ عادت ڈال لیں کہ ہر کام شروع کرنے سے پہلے اس کے متعلق سوچیں کہ کیا کرنا ہے کس طرح کرنا ہے ۔ اس کے لئے کن اسباب کی ضرورت ہے ۔ ان اسباب کو کس طرح مہیا کرنا ہے ۔ مہیا کرتے ہیں یا نہیں ؟ ۔ نہیں تو مہیا کر لئے جائیں ۔ ایسا کرنے سے ۔ ساری بات ۔ اور بات کے تمام پہلو ۔ سامنے آجاتے ہیں ۔ کام کرنا آسان ہو جاتا ہے ۔ اور کام ہوتا بھی ٹھیک طرح سے ہے ۔ غلطی کا امکان کم ہو جاتا ہے ۔ کامیابی کا زیادہ ۔ پس کام چھوٹا ہو یا بڑا اس کی منصوبہ بندی ضرور کیجیے ۔ کام کرنے سے پہلے سوچئے ۔ یہی منصوبہ بندی ہے ۔

یہ بات اگر کامیابی کی ضامن نہ بھی ہو تو کم از کم غلطیوں کا امکان کم ہونے کی وجہ سے ناکامی بھی بہت بڑی نہیں ہوگی ۔ اور اسے بھی ایک رنگ میں کامیابی ہی کہا جاتا ہے ۔

جو وفاداریاں بدلتے ہیں
ان کو بھی جانور کا نام نہ دو
ان کو سمجھاؤ اور نہ سمجھیں تو
قوم کا ان کو کوئی کام نہ دو

——— ابوالاقبال

ہر طرف ٹوٹتی سانس کی ہچکیاں، یہ شب و روز گویا سزا ہو گئے
نفرتوں کی وہ ظالم چلی آندھیاں، کتنے پتّے شجر سے جُدا ہو گئے

چار جانب ہے چھائی ہوئی اِک گھٹن، سُونا سُونا لگے مجھ کو سارا چمن
روشنی کی نظر اب نہ آئے کرن، سب مکین و مکاں بے صدا ہو گئے

تُو نے انساں بنایا کرے بندگی، پر اچیرن ہوئی آہ یہ زندگی
بھول کر بندگی کا مگر یہ چلن، تیرے بندے خدایا! خدا ہو گئے

دیکھئے آکے ہم کتنے مجبور ہیں، آپ سے دُور ہیں کتنے مہجور ہیں
آنکھیں پُرنم ہوئیں ہونٹ خاموش ہیں، آپ کیوں ہم سے اتنے خفا ہو گئے

آپ کی چاہ جُرم و خطا بن گئی، ایک مجبور و مختار کی ٹھن گئی
میرے خوابوں پہ بھی اب ہیں پہرے لگے، جُرمِ ناکردہ میری خطا ہو گئے

دیکھ میری وفا کو نہ تُو آزما، ہے عقیدت کا اعجاز بالکل جُدا
پُوچھتی ہے "احد" کی "بلالی" صدا جسم اور جان کب سے جُدا ہو گئے؟

اے نسیمِ سحر ان کو جا کر بتا، تیری چاہت میں ذرّہ بھی اختر بنا
جان دینے کو یہ جاں نثار آگیا، تیرے عشّاق تجھ پہ فدا ہو گئے

جن کی خوشبو رچی میرے احساس میں، جی رہے ہیں تو بس ہم اسی آس میں
کاش آکر ملیں وہ دوبارہ ندیمؔ ایک عرصہ ہُوا جو جُدا ہو گئے

انور ندیمؔ علوی ۔ ایڈووکیٹ

"خواتین کو بھی توجہ کرنی چاہیئے اور صاف ستھرا رہنا چاہیئے ۔ پاکیزہ رہنا چاہیئے ۔ گھر سے بدبو کو دُور کرنا چاہیئے ۔"
(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

تلقینِ عمل

۵ر اپریل ۱۹۵۲ء کو خدام و انصار کو اپنے مرکز بنانے کی ہدایت کے سلسلے میں فرمایا :-

اس کے بعد میں آپ لوگوں کے لئے دُعا کروں گا. خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے تمہیں جلد مرکز بنانے کی توفیق دے دی ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ انصار اللہ نے ابھی مرکز بنانے کی کوشش نہیں کی۔ دنیا میں تو یہ سمجھا جاتا ہے کہ بوڑھے تجربہ کار ہوتے ہیں لیکن ہماری جماعت یہ سمجھتی ہے کہ بوڑھے بے کار ہوتے ہیں اور بیکار کا کوئی کام نہیں۔ اس لئے انصار اللہ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر وہ کوئی کام نہیں کرتے تو وہ اپنے عہد کے مطابق کام کرتے ہیں۔ قادیان میں بھی انصار اللہ نے زیادہ کام نہیں کیا اور اب یہاں بھی انصار اللہ کام نہیں کرتے۔ شاید یہ چیز ہو کہ صدر انجمن احمدیہ کے بڑے بڑے افسر اس مجلس کے عہدہ دار ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں صدر انجمن احمدیہ کے کاموں سے فرصت نہیں۔ بہرحال انصار اللہ کو بھی چاہیئے تھا کہ وہ اپنا مرکز بناتے لیکن انہوں نے ابھی اس طرف توجہ نہیں کی۔ یہ غلط خیال ہے کہ چونکہ قادیان واپس ملنا ہے اس لئے ہمیں یہاں کوئی جگہ بنانے کی ضرورت نہیں۔ ایک صاحب یہاں ہیں وہ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے (رفیق) ہیں۔ ان سے جب بھی کوئی بات پوچھی جائے وہ یہی کہتے ہیں کہ ہم نے قادیان واپس جانا ہے اس لئے یہاں مکان بنانے کی کیا ضرورت ہے انہیں یہ خیال نہیں آتا کہ قادیان کے لئے جو پیشخبریاں ہیں وہ (۔) کے متعلق جو پیشخبریاں تھیں ان سے زیادہ نہیں۔ ... خدا تعالیٰ کیا کرے گا آیا اس کے نزدیک ہمارا یہاں رہنا بہتر ہے یا قادیان واپس جانا بہتر ہے ہمیں اس کا علم نہیں پس یہ حماقت کی بات ہے کہ محض ان پیشخبریوں کی وجہ سے جو کسی جگہ کے (پاکیزگی) پر دلالت کرتی ہے۔ جبکہ ان پیشخبریوں سے زیادہ پیشخبریاں دوسری جگہ کے متعلق موجود تھیں اور خدا تعالیٰ نے انہیں کسی اور شکل میں پورا کیا تھا۔ ہم یہ خیال کر لیں کہ ہمیں کسی اور جگہ کی ضرورت نہیں۔ اگر بڑی جگہ کے لئے جو پیشخبریاں تھیں وہ ظاہری رنگ میں پوری نہیں ہوئیں تو چھوٹی جگہ کے لئے یہ کیوں ضروری خیال کر لیا گیا ہے کہ اس کے متعلق جو پیشخبریاں ہیں وہ ظاہری رنگ میں ہی پوری ہوں گی ....

پس خدا تعالیٰ باوجود اس کے کہ وہ علم غیب رکھتا ہے۔ ہمارے ساتھ رحم کا معاملہ کرتا ہے۔ لیکن ہم لوگ باوجود علم غیب نہ ہونے کے خدا تعالیٰ کے ساتھ مستقبل والا معاملہ کرتے ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ بھی ہمارے ساتھ مستقبل والا معاملہ کرے تو چونکہ اسے علم ہے کہ مجرم دوبارہ جرم کرے گا اسے علم غیب حاصل ہے۔ اس لئے کسی کی توبہ قبول نہ ہو۔ اسی طرح ہزاروں لوگ مارے جائیں گے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ گناہ کرتے ہیں تو پھر بعض اوقات بڑی سٹرگل (STRUGGLE) کے بعد اس گناہ سے نجات حاصل کرتے ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ توبہ قبول کرنے سے انکار کر دے تو کوئی شخص گناہ سے نجات حاصل نہ کرے توبہ ضمیر کو روشن کرتی ہے۔ اور انسان کو گناہ سے روکتی ہے۔ باوجود اس کے کہ خدا تعالیٰ دیکھ رہا ہوتا ہے کہ اس شخص نے توبہ توڑ دینی ہے باوجود اس کے کہ وہ جانتا ہے کہ یہ پھر فساد کرے گا لڑائی کرے گا۔ گالیاں دے گا اور جھوٹ بولے گا وہ اس کی توبہ کو قبول کر لیتا ہے گویا خدا تعالیٰ باوجود علم غیب رکھنے اور جاننے کے مجرم دوبارہ جرم کرے گا وہ اس سے حاضر والا معاملہ کرتا ہے۔ لیکن ہم باوجود علم غیب نہ ہونے کے خدا تعالیٰ سے مستقبل والا معاملہ کرتے ہیں۔ اس سے زیادہ بے وقوفی اور کیا ہوگی۔ ہمیں خدا تعالیٰ سے حاضر والا معاملہ کرنا چاہیئے اگر خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہم جنگلوں میں رہیں تو ہمیں جنگلوں میں رہنا چاہیئے اور اپنے کام کرتے چلے جانا چاہیئے۔ ہم چوہوں اور چیونٹیوں کو باہر پھینک دیتے ہیں تو وہ وہیں اپنا کام شروع کر دیتے ہیں۔ شہد کی مکھیوں کو دیکھ لو انسان ان کا تیار کیا ہوا شہد حاصل کر لیتا ہے اور انہیں دور پھینک دیتا ہے لیکن وہ وہیں اپنا کام شروع کر دیتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے کام میں کامیاب رہتی ہیں۔ اگر وہ اس بات کا انتظار کرتی رہیں کہ انہیں پہلی جگہ ملے تو کام کریں تو ہزاروں چھتے مر جائیں۔ اسی طرح اگر تمہیں اپنا گھر نہیں ملتا تو جس گھر میں تمہیں خدا تعالیٰ نے رکھا ہے تمہیں اسی میں فوراً کام شروع کر دینا چاہیئے۔ اگر خدا تعالیٰ تمہیں واپس لے جائے تو وہاں جا کر کام شروع کر دو۔ لیکن کسی منٹ میں بھی اپنے کام کو پیچھے نہ ڈالو۔ (صاحب ایمان) ہر وقت کام میں لگا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اسے موت آ جاتی ہے۔ گویا (صاحبِ ایمان) کے لئے کام ختم کرنے کا وقت موت ہوتی ہے۔

آپ نے (خدام) بہت اچھا کام کیا ہے کہ اپنا مرکز تعمیر کر لیا ہے اور خدا کرے کہ انصار اللہ کو بھی اس طرف توجہ پیدا ہو اور وہ اس حماقت کو چھوڑ دیں کہ قادیان واپس جانے کے متعلق بہت سی پیشخبریاں ہیں۔ اس لئے قادیان ہمیں ضرور واپس ملے گا اس لئے ہمیں یہاں کوئی جگہ بنانے کی ضرورت نہیں۔ انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ قادیان کے متعلق جو پیشخبریاں ہیں (   ) ان سے زیادہ نہیں اور ہم جانتے ہیں کہ یہ پیشخبریاں ظاہری معنوں کے لحاظ سے پوری نہیں ہوئیں۔ اس لئے ہمیں بھی پتہ نہیں کہ آئندہ ہمارے ساتھ کیا ہوگا ... جو لوگ اس قسم کی باتیں کرتے ہیں اگرچہ ہم بھی اُمید رکھتے ہیں کہ قادیان ہمیں واپس ملے گا۔ اور ایک (صاحب ایمان) کو یہی امید رکھنی چاہیئے کہ قادیان ہمیں واپس ملے گا۔ اور وہی ہمارا مرکز ہوگا لیکن انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ عملاً ہمارا مرکز وہی ہوگا جہاں ہمیں خدا تعالیٰ رکھنا چاہتا ہے۔ پس ہمیں اس نکتہ کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اپنے کاموں کو وسیع کرنا چاہیئے اور اس بات کو نظر انداز کر کے کہ ہم نے قادیان واپس جانا ہے، اپنے کام کرتے چلے جانا چاہیئے بلکہ میں تو کہوں گا کہ اگر ہمیں تار بھی آ جائے کہ آؤ اور قادیان میں بس جاؤ تو بھی تمہیں شام تک کام کرتے چلے جانا چاہیئے۔ تا یہ پتہ لگے کہ ہمیں کام سے غرض ہے۔ ہمیں قادیان سے غرض نہیں، ہمیں ربوہ سے کوئی غرض نہیں۔ اگر ہمیں خدا تعالیٰ لے جائے تو ہم وہاں چلے جائیں گے ورنہ نہیں۔ ہم خدا تعالیٰ کے نوکر ہیں کسی جگہ کے نہیں۔ اگر ہم کسی جگہ سے محبت کرتے ہیں تو صرف اس لئے کہ خدا تعالیٰ نے اسے عزت دی ہے۔ پس (صاحبِ ایمان) کو اپنے کاموں میں سُست نہیں ہونا چاہیئے پھر نوجوانوں کی عمر تو کام کی عمر ہے۔ انہیں اپنے کاموں میں بہت چُست رہنا چاہیئے۔

یہ تقریر الفضل مارچ ۱۹۶۶ء میں بھی شائع ہوئی ہے

ایک چھوٹی سی بات

مکرم ملک نجیب احمد صاحب

کوٹ ادو سے لکھتے ہیں:

تھوڑا عرصہ قبل آپ نے روزنامہ الفضل میں "چھوٹی سی بات" کے عنوان سے ایک نہایت مفید کالم شروع کیا ہے جس میں بعض دوستوں اور بزرگوں نے از حد سادہ اور دلنشیں پیرائے میں بعض معاشرتی برائیوں اور خامیوں کی نشاندہی کی ہے۔

اس کالم میں بظاہر جو چھوٹی سی بات ہوتی ہے درحقیقت وہ ایک بہت بڑی معاشرتی برائی یا خامی کا پس پردہ محرک ہوتی ہے۔

میں بھی ایک ایسی معاشرتی برائی کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں جو کہ عموماً بچوں اور بسا اوقات بڑوں میں بھی پائی جاتی ہے۔ اور وہ برائی یہ ہے کہ بسوں، ریلوں، دیواروں، کرسیوں، میزوں، درختوں، عوامی جگہوں مثلاً بازار پکنک پوائنٹ اور اسی طرح بعض دوسری جگہوں پر اپنا نام و پتہ تحریر کرنا اور بسا اوقات تو اس برائی کے عادی انتہائی نامعقول جگہوں پر بھی اپنا نام و پتہ لکھنے سے گریز نہیں کرتے اس عادت کے مرتکب افراد بسا اوقات ایسی جگہوں پر فضول اشعار اور نامعقول عبارات لکھ دیتے ہیں۔ یہ برائی عموماً ذہنی ناپختگی اور کم علمی کی وجہ سے وجود میں آتی ہے۔

یہ بظاہر ایک چھوٹی سی بات ہے۔ لیکن انتہائی بری عادت ہے۔ اس سلسلے میں ایک واقعہ تحریر کئے دیتا ہوں جس سے معلوم ہو سکے کہ اس برائی کے بارے میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کیا تاثرات رکھتے تھے۔

یہ واقعہ محترم پروفیسر صوفی بشارت الرحمن صاحب کا بیان فرمودہ ہے۔ جو ماہنامہ

باقی صـ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

دی نیوز انٹرنیشنل

۲۸۔ مئی ۱۹۹۳ء

دی نیوز انٹرنیشنل کے ۲۸۔ مئی ۱۹۹۳ء کے شمارے میں خطوط کے کالم میں حمید اللہ عابد کہتے ہیں۔

۲۸۔ مئی کو ایمنسٹی انٹرنیشنل اپنی اسویں سالگرہ منا رہی ہے۔ یہ تنظیم حقوق انسانی کی حفاظت کی علامت بن گئی ہے جسے ان لوگوں کی مدد کیلئے قائم کیا گیا تھا جنہیں مذہب، ثقافت سیاسی خیالات ذات یا رنگ اور مسلک کی بناء پر قید کر دیا جاتا ہے۔ ان ضمیر کے قیدیوں کے لئے اس کا قیام عمل میں لایا گیا تھا۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل اخبارات اور الیکٹرانک میڈیا استعمال کرتی ہے انفرادی طور پر خطوط بھی لکھے جاتے ہیں تاکہ حکام پر دباؤ ڈالا جائے۔

ایمنسٹی انٹرنیشنل ساٹھ ممالک میں سرگرم عمل ہے۔ اور اس کا سالانہ بجٹ چھ کروڑ امریکی ڈالر ہے۔ حالیہ سالوں میں دسیوں لاکھ انسان جن کا تعلق ۱۵۰ ممالک میں سے کسی نہ کسی ملک سے ہے ایمنسٹی انٹرنیشنل کے رکن بنے ہیں۔ گذشتہ ۳۰ سال میں بیالیس ہزار افراد جو قیدی تھے ان کے معاملات پر نظر ثانی کی گئی۔ اور ایمنسٹی انٹرنیشنل کی جدو جہد کی وجہ سے اکیس ہزار افراد کو رہا کیا گیا اس کی شہرت کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ وہ غیر سیاسی تنظیم ہے ۱۹۹۲ء کا سال ایمنسٹی انٹرنیشنل کے لئے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتا تھا۔ اس تنظیم نے اپنے کام کو دنیا کے دیگر علاقوں میں بھی پھیلایا۔ اور اس طرح بھی پھیلایا کہ عورتوں اور بچوں کی حالت کا بھی جائزہ لیا جائے۔

صرف ہندوستانی حکومت ایک ایسی حکومت ہے جس نے ایمنسٹی انٹرنیشنل کو اپنی ریاست کشمیر میں جانے کی اجازت نہیں دی۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل کے گروہوں نے دنیا کے ہر ملک کا دورہ کیا ہے۔ اب سال ۱۹۹۳ء بھی ایمنسٹی انٹرنیشنل کے لئے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔ جس طرح یہ تنظیم پہلے ۳۸ ہزار سے زیادہ افراد کو قید سے رہا کروا چکی ہے۔ ضمیر کی قید سے رہا کروا چکی ہے اڑتیس ہزار لوگ کشمیر کی جیلوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ معروف کشمیری لیڈر شبیر احمد شاہ کو جموں کی سنٹرل جیل میں ایک لمبے عرصے سے رکھا ہوا ہے۔ ان پر تشدد بھی کیا جا رہا ہے تاکہ وہ اپنی بعد و جہد جو کہ کشمیریوں کے حق خود ارادیت کے لئے ہے اسے ترک کر دیں۔ ان کا کیس ایمنسٹی انٹرنیشنل کے پاس موجود ہے۔ معروف دانشور اور آزادی کی تحریک کے لیڈر سید علی گیلانی نے اپنے بہترین سال جیل میں گذارے ہیں۔ حال ہی میں انہیں آزاد کیا گیا تھا۔ کشمیر میں ایک سیاسی عمل کے آغاز کرنے کے لئے۔ چونکہ اس امر سے خواتین کا بھی تعلق ہے اس لئے ہندوستانی فوج انہیں خاص طور پر ہدف بناتی ہے۔ آسیہ اندرابی جو دختران ملت کی سربراہ ہیں کو گذشتہ مارچ میں قید کیا گیا تھا۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ ہندوستانی حکام سے پوچھیں کہ ان کا چھ ماہ کا بچہ کیوں سلاخوں کے پیچھے رکھا گیا ہے۔ ہزاروں نوجوان ایسے ہیں جنہیں ٹارچر سیلز میں کشمیر کے اندر اور باہر تکلیفیں دی جاتی ہیں۔ یہ لوگ صبح آزادی کے منتظر ہیں۔ کیا ایمنسٹی انٹرنیشنل ہندوستان پر اپنا دباؤ ڈالے گی کہ ان ضمیر کے قیدیوں کو رہا کر دیا جائے۔

یہ خط راولپنڈی سے لکھا گیا۔

ڈان

۱۰۔ جولائی ۱۹۹۳ء

ڈان کے ۱۰۔ جولائی ۱۹۹۳ء کے شمارے میں مسز تنویر خالد (کراچی) کہتی ہیں:۔

دنیا کے مختلف ممالک میں دو قسم کے سکول پائے جاتے ہیں۔ ایک وہ جو حکومت چلاتی ہے اور دوسرے وہ جن کا انتظام پرائیویٹ سیکٹر میں ہوتا ہے۔ مغربی ممالک میں شرح خواندگی تقریباً سو فیصد ہے اور تعلیم مفت ہے اور لازمی بھی اور ایسا ثانوی سطح تک ہے۔ وہاں پر مضامین میں بہت زیادہ تنوع ہے عام نصاب سے لے کر غیر رسمی لکڑی کے کام تک۔ اور اسی طرح دوسرے پیشے بھی۔ یہ بات اس لئے ہے کہ طلباء کے رجحانات مختلف ہوتے ہیں اور اسی طرح ان کی ذہانت کی سطح بھی

One syllabus

THERE are two types of schools in various countries; those run by the government and the others managed by the private sector. In many western countries the literacy rate is almost 100 per cent and education is free and compulsory up to the secondary level. They have a large variety of subjects in their syllabus ranging from the usual mathematics to the not-so-usual carpentry and other vocations. This caters for the difference in aptitude of students with different intelligence levels.

Similarly, the standards of their universities also differs. Universities like Columbia, Cornell, Harvard, MIT, and Stanford are considered the highest in the rank. However, one thing is common in all these institutions, i.e., the medium of instruction is English.

In developing countries like Pakistan and India, we have government schools and private schools, English medium, schools and schools teaching in Urdu, Hindi or other regional languages. Most private schools teach through English medium.

Is it possible to have the same syllabus and same textbooks in all schools?

The government should establishs English medium schools of high standard and discipline for the common people and their children should be admitted in these institutions on merit. This is the way a poor child can have opportunity equal to that of an affluent child. With the help of charitable organisations and philanthropists such schools can be established.

MRS. TANVIR KHALID
Karachi

DAWN SATURDAY, JULY 10, 1993

مختلف ہوتی ہے اسی طرح ان کی یونیورسٹیوں کے معیار بھی مختلف ہیں۔ کولمبیا کارنل ہارورڈ، ایم۔ آئی ٹی اور سٹینفورڈ سب سے اعلیٰ درجہ کی یونیورسٹیاں مانی جاتی ہیں۔ البتہ ایک بات سب میں مشترک ہے اور وہ یہ ہے کہ ان کا ذریعہ تعلیم انگریزی ہے۔

ترقی پذیر ممالک میں مثال کے طور پر ہندوستان یا پاکستان میں ہمارے ہاں حکومت کے چلائے جانے والے سکول بھی ہیں اور پرائیویٹ سکول بھی۔ انگریزی ذریعہ تعلیم بھی ہے اور ایسے سکول بھی ہیں جہاں اردو میں تعلیم دی جاتی ہے۔ پرائیویٹ سکولوں کی اکثریت انگریزی کو ذریعہ تعلیم بناتی ہے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ تمام سکولوں کے لئے ایک ہی سلیبس ہو۔ اور ایک ہی قسم کی کتابیں ہوں۔

حکومت کو چاہیئے کہ وہ انگریزی ذریعہ تعلیم والے سکول کھولے جو بہت اعلیٰ معیار کے ہوں جہاں ڈسپلن بھی بہت اچھا ہو اور یہ سکول عوام الناس کے لئے کھولے جائیں تاکہ ان کے بچوں کو وہاں داخل کیا جائے۔ لیکن داخلہ میرٹ پر کیا جائے۔ یہ ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے غریب بچوں کو برابری کے مواقع مل سکتے ہیں۔ ان بچوں کے ساتھ جو امیر گھرانوں سے آتے ہیں۔ ایسے ادارے امدادی ادارے اور حب الوطنی سے سرشار ادارے ایسے سکول قائم کر سکتے ہیں۔

ڈان

۱۰۔ جولائی ۱۹۹۳ء

ڈان کے ۱۰۔ جولائی ۹۳ء کے شمارے میں ڈاکٹر بیناشاہین صدیقی خطوط کے کالم میں نیم کے عجائبات کے متعلق کہتی ہیں۔

جو کچھ میں کہنے لگی ہوں اس کا تعلق آپ کے اس شاندار ایڈیٹوریل سے ہے جو کچھ عرصہ پہلے آپ نے تحریر کیا تھا اور جسکا عنوان تھا "زہر کی درآمد" اور اسی طرح ایک مضمون ایک کل مقاصدی درخت جو ڈان میگزین ۲۲ر جون ۹۳ء کے شمارے میں شائع ہوا۔ ان مضامین کے موضوعات کے متعلق یہ بات غیر متعلقہ نہ ہو گی کہ نیم کے متعلق جو ہماری لیبارٹریز ایچ۔ ای۔ جے ریسرچ انسٹی ٹیوٹ آف کیمسٹری۔ یونیورسٹی آف کراچی میں معلومات حاصل کی گئی ہیں۔ وہ بہم پہنچائی جائیں تاکہ نباتاتی کیڑے مار دوا کے فروغ کو مدنظر رکھا جائے۔ اور حکومت کی اور پرائیویٹ سیکٹر کی اس سلسلے میں مدد حاصل کی جائے۔ آپ کے اخبار کے ذریعے نیم ایک مقامی درخت ہے جو برصغیر میں پایا جاتا ہے۔ اور ایشیا اور افریقہ اور دوسرے دنیا کے ٹراپیکل حصوں میں بھی خوب پھیلا ہوا ہے۔ اس درخت کا تقریباً ہر حصہ مقامی دوائیوں میں استعمال ہوتا ہے اور یہ دوائیاں انسان کی مختلف بیماریوں میں کام آتی ہیں ایک لمبے زمانے سے برصغیر میں اس کے خشک پتوں کو گندم وغیرہ سٹور کرنے کیلئے اسمیں رکھا جاتا ہے اور اسی طرح کپڑوں کی تہوں کے درمیان بھی اور اون کے کمبلوں میں۔ تاکہ کیڑوں کو دور رکھا جائے۔ مختلف کام کرنے والے گروہوں نے موجودہ صدی کے آغاز ہی سے اس بات کی کوشش کی ہے کہ اسکے مختلف عناصر کو الگ الگ کیا جائے۔ البتہ ۱۹۴۲ء میں ایک عظیم سائنسدان پروفیسر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

OIC must act

THE basic purpose of the establishment of the Organisation of Islamic Conference (OIC) was to protect the legitimate rights and interests of Muslims the world over, to forge unity of thought and action among the governments of Muslim countries and to rush to the rescue of Muslims unduly suppressed or victimised anywhere in the world. How far has the organisation succeeded during the last about 25 years in its objective is not the subject of discussion here. But there are no two opinions, at least among Kashmiris, that the organisation has miserably failed to perform its duties towards Kashmiris who are being subjected to most inhuman treatment by India. About 80 per cent of the 13 million Kashmiris are Muslims.

For 40 years after 1947, Kashmiris struggled peacefully to persuade India to honour its solemn pledges regarding their right to shape their own future freely. But India went on strengthening its grip on Kashmir and depriving it of whatever internal autonomy it enjoyed.

Frustrated with this state of affairs, Kashmiris were left with no alternative but to resort to armed freedom-struggle which they did in 1988. They were also entitled to do so under the UN General Assembly Resolution No. 2621 clause-2. But India, instead of conceding to Kashmiris' inherent and pledged right, retaliated with genocide of the Kashmiris adopting most brutish of methods.

During the last about five years, Indian forces of occupation deployed in Kashmir have killed over 35,000 Kashmiris, raped and gangraped thousands of women, from 13 to 80 years of age; burnt tens of thousands of residential houses, shops, grain stores and even standing crops worth billions of dollars; tortured to death or shot dead over 2500 Kashmiri youth during interrogation and kept tens of thousands of Kashmiris behind the bars without trial. The process continues unabated.

After India recognised Israel, the Israeli experts have been advising Indians as to how they could crush Kashmiris' freedom struggle and Indians have been adopting, in addition to their own barbarian recipes, the brutish methods that Israelis have been using to crush Palestinian freedom struggle.

At international level, India has been misrepresenting facts to make the world believe that Kashmir is its integral part, that Kashmiris' uprising is a secessionist movement, that those engaged in the uprising are terrorists and that the state of affairs prevailing in Kashmir is an internal issue of India relating to matters of maintaining law and order. Nothing could be farther from the truth.

With this background of the Kashmir issue and the treatment Kashmiri Muslims have been receiving from India, the OIC is morally and per its own aims and objectives, bound to extend all possible moral, material and diplomatic support to Kashmiris. But all that it has done so far is that it adopted a few feeble resolutions without a proper follow-up. The report on Kashmir presented by its representative during the recent conference of foreign ministers held in Karachi found a place only in the cold storage of the conference. None of the delegates of Muslim countries (except Pakistan) to the recent Vienna Conference on human rights bothered to make even a reference to genocide of Kashmiris lest India gets annoyed.

We appeal to the foreign ministers of 14 OIC member states' who were in Islamabad, to discuss Bosnia to have a glance on Kashmir issue and on the state of affairs prevailing in Kashmir and then do a bit of heart-searching in the light of the aims and objectives of the OIC. We hope they will not disappoint us this time.

AMANULLAH KHAN
Chairman JKLF, Rawalpindi

DAWN WEDNESDAY, JULY 14, 1993

Marvels of 'neem'

THIS refers to your excellent editorial, "Importing poison" sometime back and an article "An all purpose tree" in *Dawn Magazine* of Jan 22. In connection with the subjects of these articles, it would not be irrelevant to convey the information about the researches carried out on 'neem' in our laboratories at HEJ Research Institute of Chemistry, University of Karachi, with the object of developing safe botanical pesticides and to seek the help of the government and the private sector in the development and applicaiton of these pesticides through your news paper.

'Neem' (*Azadirachta indica* A. Juss) is an indigenous tree of the subcontinent, widely distributed in Asia, Africa and other tropical parts of the world. Almost every part of the tree has found applications in indigenous medicine for the treatment of a variety of human aliments. It has been an age-old practice in the sub-continent to mix dried neem leaves with stored grains and to place leaves in folds of clothes and wollen blankets to keep insects away. Efforts were made by various groups of workers since about the beginning of the current century to isolate its active constituents. However, it was in 1942 when the eminent scientist, Prof. Salimuzzaman Siddiqui, isolated the first two crystalline bitter constituents, nimbin and nimbinin, from 'neem' oil.

In the last decade, studies in our laboratories were directed towards obtaining active pesticidal formulations which may prove effective in controlling the target pests with undesirable environmental side effects, apart from studying their chemistry. As a result, some simple non-hazardous effective formulations have been prepared from 'neem' fruits and leaves which can be safely applied against insects which are harmful for various agricultural crops and stored grains as well as against insects which create domestic problems. These examples highlight the significant potential of their use as natural pesticides. The fact that they are from a natural source which is non-toxic to human beings undoubtedly increases the possibility of their utilisation as safe botanical pesticides.

As there is never a dead end of research, and efforts are always being made towards improvement of existing established projects, the same may be the case with the 'neem' products. However, what has been achieved as an early form of botanical pesticide from 'neem' in this laboratory needs a quick move to look into its viability on a large scale. It is hoped that the Ministry of Agriculture would do the needful in this respect so that our reliance on imported synthetic pesticides can be reduced.

DR. BINA SHAHEEN SIDDIQUI
Karachi

DAWN SATURDAY, JULY 10, 1993

سلیم الزمان صدیقی نے اس کے دو کرسٹل عناصر (تلخی والے) الگ کئے۔ اور ایسا نیم کے تیل سے کیا گیا۔ گذشتہ دہاکے میں ہماری لیبارٹریوں میں اسکے اجزاء کو کیڑے مار دواؤں کے سلسلے میں استعمال کرنے کے تجربات کئے گئے جن سے ماحول میں غیر پسندیدہ کیڑوں کو کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ اسکی کیمسٹری کا بھی مطالعہ کیا گیا۔ نتیجۃً بعض نہایت سادہ اور غیر مضر عناصر چیزیں تیار کر لی گئی ہیں اور یہ چیزیں نیم کے پھل اور اسکے پتوں سے تیار کی گئی ہیں۔ ان کو کیڑوں کے خلاف استعمال کیا جاسکتا ہے۔ یہ وہ کیڑے ہیں جو مختلف زرعی فصلوں کے لئے مضر ثابت ہوتے ہیں اور اسی طرح سٹور کی جانے والی گندم وغیرہ کو بھی کیڑوں سے بچایا جاسکتا ہے وہ کیڑے جو گھریلو مسائل بھی پیدا کرتے ہیں۔ یہ مثالیں اس بات کو خاص طور پر اجاگر کرتی ہیں کہ ان چیزوں کو قدرتی کیڑے مار دواؤں کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ یہ ایک قدرتی ذریعے سے حاصل کی جاتی ہیں۔ جو انسانوں کے لئے غیر زہریلا ہے اس کے استعمال کے امکان کو خاص طور پر بڑھا دیتی ہے۔ اور یہ استعمال ہے بھی نباتاتی کیڑے مار۔ کیونکہ ریسرچ کی تو کوئی انتہا نہیں ہوتی اور موجودہ پراجیکٹس کی ترقی اور فروغ کے لئے کام جاری رہتا ہے اسلئے نیم کے ساتھ بھی یہی کچھ ہو رہا ہے۔ البتہ اب تک جو حاصل کیا جاچکا ہے اور اسے ابتدائی نباتیاتی کیڑے مار دوائیں بھی کیا جاسکتا ہے۔ اسے پوری طرح آگے بڑھانے کی ضرورت ہے تاکہ اسے بڑے پیمانے پر پیش کیا جاسکے۔ امید کی جاتی ہے کہ وزارت زراعت اس سلسلے میں ضروری اقدام کرے گی تاکہ ہماری مصنوعی کیڑے مار دواؤں کی درآمد کو کم کیا جاسکے۔

(یہ خط کراچی سے لکھا گیا)

ڈان

۱۴ جولائی ۱۹۹۳ء

آرگنائزیشن آف اسلامک کانفرنس (او۔ آئی۔ سی) کے قیام کی بنیادی غرض یہ تھی کہ وہ دنیا بھر کے مسلمانوں کے جائز مفادات کی حفاظت کرے۔ مسلمان ممالک کی حکومتوں میں خیال اور کارکردگی کی یکجہتی پیدا کرے۔ اور جہاں کہیں بھی مسلمانوں پر ظلم و تشدد کیا جا رہا ہو وہ بھاگ کر وہاں پہنچے۔ اس تنظیم نے ان مقاصد کے حصول میں گذشتہ پچیس سال میں کتنی کامیابی حاصل کی ہے یہ معاملہ اس وقت زیر بحث نہیں ہے۔ لیکن اس بات کے بارے میں کوئی دو مختلف خیال نہیں ہیں۔ خاص طور پر کشمیریوں کے ذہن میں کہ یہ تنظیم کشمیریوں کے سلسلے میں اپنے فرائض کی ادائیگی میں نہایت ناکام رہی ہے۔ ان کشمیریوں پر ہندوستان کی طرف سے انتہائی غیر انسانی ظلم روا رکھا جا رہا ہے۔ کشمیریوں کی تیرہ ملین آبادی کا تقریباً ۸۰ فیصد مسلمان ہیں۔ ۱۹۴۷ء کے بعد چالیس سال تک کشمیریوں نے نہایت امن و امان سے ہندوستان کو اس بات کا قائل کرنے کی کوشش کی کہ وہ اپنے سنجیدہ معاہدوں کو جن کا تعلق کشمیر کے مستقبل سے ہے پورا کرے۔ لیکن ہندوستان کشمیر پر اپنی گرفت کو مضبوط سے مضبوط تر کرتا رہا اور اسے اپنے ہر قسم کے خود ارادیت کے حقوق سے محروم کرتا رہا۔ ان حالات سے مایوس ہو کر کشمیریوں کے پاس اس بات کا کوئی متبادل نہیں تھا کہ وہ مسلح جدو جہد کے ساتھ آزادی حاصل کرنے کی کوشش کرتے۔ یہ وہ بات ہے جو انہوں نے ۱۹۸۸ء میں شروع کی۔ ایسا کرنا اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے قرارداد نمبر ۲۶۲۱ کلاز ۲ کے مطابق جائز بھی تھا۔ لیکن ہندوستان نے بجائے اس کے کہ کشمیریوں کے اس بنیادی حق کی طرف توجہ دی ہوتی اور صحیح معاہدے کئے ہوتے۔ کشمیریوں کا قتل عام بند کیا ہوتا لیکن انہوں نے نہایت ظالمانہ طریق اختیار کر لیا۔ گذشتہ تقریباً پانچ سال کے دوران ہندوستان کی وہاں متعینہ فوج نے ۳۵۰۰۰ کشمیریوں کو ہلاک کیا ہے۔ ہزاروں عورتوں کی انفرادی اور اجتماعی آبرو ریزی کی ہے اور ان میں تیرہ سے اسی سال کی عورتیں شامل ہیں۔ کئی ہزار رہائشی مکانات جلائے گئے ہیں اسی طرح دکانیں اور گندم وغیرہ کے سٹور بلکہ کھڑی فصلیں جن کی قیمت اربوں ڈالر لگائی جاسکتی

مسلسل صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ ۲۵۰۰ کشمیری نوجوانوں کو تکلیف پہنچا کر گولی کے ذریعہ ہلاک کیا گیا ہے اور ایسا اس وقت کیا جاتا رہا ہے جب ان سے پوچھ گچھ کی جاتی تھی۔ اور دسیوں ہزار کشمیری ایسے ہیں جنہیں سلاخوں کے پیچھے رکھا ہوا ہے اور وہ بھی بغیر مقدمہ چلائے۔ اور یہ سب کچھ مسلسل جاری ہے۔ کم ہونے کا نام نہیں لیتا۔ جب ہندوستان نے اسرائیل کو تسلیم کیا تو اسرائیلی ماہرین ہندوستانیوں کو اس بات کے مشورے دیتے رہے کہ کشمیریوں کی آزادی کی جدوجہد کو کس طرح دبایا جا سکتا ہے۔ اور ہندوستانیوں نے ان طریقوں کو اپنایا۔ اپنے ظالمانہ طریقے بھی جاری رکھے اور اسرائیل کے طریقے بھی اپنائے۔ اسرائیل نے جو انتہائی درندگی کا مظاہرہ کرنے والے طریقے بتائے وہ وہی تھے جو فلسطینیوں کی آزادی کو کچلنے کے لئے استعمال کئے جا رہے ہیں۔ عالمی سطح پر ہندوستان حقائق کو مسخ کر کے دنیا کو یہ باور کرانے کی کوشش کرتا ہے کہ کشمیر اس کا ایک اٹوٹ انگ ہے اور کشمیریوں کی مزاحمت ایک انگ ہو جانے والی تحریک کا حصہ ہے اور کہ جو لوگ اس میں حصہ لے رہے ہیں وہ دہشت گرد ہیں۔ اور کشمیر میں حالات ہندوستان کا اندرونی معاملہ ہے۔ اور حقیقت میں وہ کہتے ہیں کہ ہندوستانی وہاں امن و امان قائم کر رہے ہیں حالانکہ یہ تمام باتیں ایسی ہیں جن سے زیادہ کوئی بات حقائق سے دور نہیں ہو سکتی۔ کشمیری مسئلے کے پس منظر کو سامنے رکھتے ہوئے اور وہ سلوک جو کشمیری مسلمانوں سے ہندوستان نے کیا ہے او آئی سی کا اخلاقی فرض ہے اور یہ بات اس کے اغراض و مقاصد میں بھی شامل ہے کہ ہر قسم کی اخلاقی امداد بہم پہنچائے اور اسی طرح دیگر مادی امداد بھی اور کشمیریوں کو سفارتی امداد بھی دے۔ لیکن اب تک جو کچھ اس نے کیا ہے وہ صرف یہ ہے کہ کچھ کمزور سی قرار دادیں منظور کی ہیں اور ان کی منظوری کے بعد ان پر نظر نہیں رکھی گئی۔ (کہ ان پر کس طرح عمل درآمد ہوتا ہے) کشمیر کے نمائندے نے جو اپنی رپورٹ پیش کی تھی (حال ہی میں وزرائے خارجہ کی اس میٹنگ میں جو کراچی میں منعقد کی گئی تھی) اسے صرف کولڈ سٹوریج میں جگہ مل سکی۔ مسلمان ممالک میں سے کسی وفد نے سوائے پاکستان کے جو ویانا کانفرنس میں انسانی حقوق کے سلسلے میں شرکت کے لئے گئے ہوئے تھے نے اس بات کی پرواہ نہیں کی کہ وہ کشمیر میں قتل عام کا ذکر کرے اور ایسا اس لئے نہیں کیا گیا کہ بھارت ناراض نہ ہو جائے۔

ہم چودہ او۔ آئی۔ سی ممالک کے وزرائے خارجہ کو اپیل کرتے ہیں۔ (یہ وہ وزرائے خارجہ ہیں جو گذشتہ دنوں اسلام آباد میں ملے تھے اور جنہوں نے بوسنیا کے متعلق گفت و شنید کی) کہ وہ کشمیر کے مسئلے پر بھی نظر دوڑائیں اور دیکھیں کہ وہاں کیا حالات ہیں۔ پھر اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں کہ انہوں نے اس سلسلے میں کیا کیا ہے۔ خاص طور پر او۔ آئی سی کے اغراض و مقاصد کی روشنی میں۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اس دفعہ مایوس نہیں کریں گے۔

(یہ خط امان اللہ خان چیئرمین جے۔ کے۔ ایل۔ ایف نے راولپنڈی سے ڈان کو لکھا اور اس کے ۱۴؍ جولائی ۱۹۹۳ء کے شمارے میں خطوط کے کالم میں شائع ہوا)۔

دی نیوز انٹرنیشنل

۱۲۔ جولائی ۱۹۹۳ء

دی نیوز انٹرنیشنل کے ۱۲۔ جولائی ۱۹۹۳ء کے شمارے میں ارم شوعیبہ خطوط کے کالم میں ذریعہ تعلیم کے متعلق کہتی ہیں:۔

حکومت کے سکولوں میں فزکس، کیمسٹری اور بیالوجی کی تعلیم اردو میں دی جاتی ہے۔ انگریزی بطور ایک مضمون کے ثانوی سطح پر شامل کی جاتی ہے۔ حال ہی میں اسے بطور ایک مضمون کے پرائمری سطح پر بھی شامل کیا گیا ہے۔ لیکن کتابیں ان تمام مضامین پر حاوی نہیں جو ہونی چاہئیں اور بہتر طریق پر تربیت یافتہ اساتذہ بھی میسر نہیں ہیں۔ انگریزی سے ناواقفیت اردو میڈیم کے طلباء کو بہت مہنگی پڑتی ہے۔ اردو میڈیم کے بعض نہایت ذہین طلباء ایسے کالجوں میں داخلہ تو لے سکتے ہیں جو بہت زیادہ معروف اور مشہور ہیں لیکن چونکہ وہاں ذریعہ تعلیم مختلف ہوتا ہے اس لئے انگریزی ان کے اعصاب پر سوار رہتی ہے۔ وہاں صرف انگریزی ہی ذریعہ تعلیم ہوتی ہے۔ ایک طرف تو وہ سلیبس کے ساتھ جدوجہد کر رہا ہوتا ہے اور دوسری طرف اسے انگریزی میں اپنی کمی کا بھی مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ باوجود اس کے کہ وہ خاصی زیادہ محنت

Medium of instruction

From Erum Shoaibia

In government schools, Urdu is the medium of instruction in subjects like Physics, Chemistry and Biology. English is included as a subject at the secondary level. Recently it has also been introduced as a subject at the primary level but the books are not exhaustive and well-trained teachers are not available.

The lack of awareness of English costs Urdu-medium students very heavily. Some brilliant students of Urdu-medium schools may get admission in colleges of high repute but a different medium of instruction tells upon their nerves as English is the only medium there.

On the one hand he combats the curriculum and on the other hand fights with his deficiency in English. Consequently, even putting in more effort, his grades fall. Contrarily, an English-medium student, with less effort, achieves better grades and thus outdoes the Urdu-medium student.

As millions of students in the country are victims of this injustice, it is proposed that only one medium—Urdu or English—should invariably be adopted in educational institutions.

Karachi

The News International, Monday, July 12, 1993

کرتا ہے اس کا گریڈ اچھا نہیں بنتا اس کے بالمقابل انگریزی ذریعہ تعلیم کے سکولوں سے آنے والا طالب علم اس سے خاصی کم محنت کے ساتھ بہتر گریڈ حاصل کر لیتا ہے۔ اور اردو میڈیم والوں سے آگے نکل جاتا ہے۔ چونکہ ملک میں لاکھوں طلباء اس ناانصافی کا شکار ہیں تجویز یہ ہے کہ صرف ایک میڈیم رکھا جائے چاہے اردو ہو یا انگریزی۔ اور یہ ایک میڈیم تمام سکولوں میں جاری ہونا چاہیئے۔

یہ خط کراچی سے لکھا گیا۔

بقیہ: صد ۳

خالد فروری ۹۰ء کے شمارہ میں شائع شدہ ہے۔ محترم صوفی صاحب فرماتے ہیں "دیانند کی چوٹی پر حضور ایک دفعہ مع تمام اہل خانہ اور دیگر رفقاء پکنک منانے کے لئے تشریف لے گئے راستہ میں ایک جگہ ٹکہ منڈی آتی ہے وہاں کچھ دیر کے لئے ٹھہر گئے۔ میں ادھر ادھر گھومنے لگا۔ ایک چھوٹی سی ہشت دری کھلے کمرے کی دیوار پر میں نے لکھا ہوا دیکھا ماسٹر عبدالکریم ٹیلر ماسٹر قادیان یا شائد کوئی اور نام تھا۔ اس پر میں نے کہا حضور یہ کسی احمدی نے اپنا نام یہاں لکھا ہوا ہے۔ حضور فرمانے لگے تم یہ نام پڑھ کر خوش ہوئے ہو کہ اتنی دور دراز جگہ پر ایک احمدی نے نام لکھا ہوا ہے حالانکہ یہ تو بہت بری عادت ہے۔ جس شخص نے یہاں اپنا نام لکھا ہوا ہے اس نے یقیناً قادیان کے مینار پر بھی لکھا ہو گا۔ یہ تو بہت بری عادت ہے"۔

لہٰذا ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ ہر اس بچے اور بڑے کو جو اس بری عادت میں مبتلا ہو احسن رنگ میں سمجھائیں اور اگر اسے اس عادت پر عمل کرتے ہوئے دیکھیں تو مناسب طریقے سے منع کریں۔

مکرم ظفر ندیم طاہر صاحب

لیہ سے لکھتے ہیں:

خاکسار اپنی والدہ محترمہ کے ہمراہ پچھلے سال اگست میں بذریعہ چلتن ایکسپریس کوئٹہ جا رہا تھا۔ گاڑی میں رش کی وجہ سے جگہ نہ ملی۔ بمشکل ایک سیٹ والدہ صاحبہ کے لئے ملی۔ اور خود ان کے آگے سامان رکھ کر بیٹھ گیا۔ گرمی زوروں پر تھی۔ رات ہوئی اور نیند غالب آئی۔ تقریباً رات کے ۲ بجے گاڑی ضلع راجن پور کی تحصیل روجھان کے سنسان اسٹیشن پر رکی۔ اچانک گرمی کی وجہ سے میری آنکھ کھلی۔ میں ٹھنڈی ہوا لینے کی خاطر باہر پڑے بنچوں پر جا بیٹھا۔ وہیں پر میری آنکھ لگ گئی۔ گاڑی چلی گئی جاگ آئی تو صبح کے سات بج رہے تھے بڑی پریشانی ہوئی۔ والدہ الگ گاڑی میں پریشان تھیں۔ کوئٹہ والے بھی سن کر پریشان ہوئے۔ اب معجزہ یہ ہوا کہ خاکسار کی جیب میں نقدی اور کلائی گھڑی محفوظ رہے۔ حالانکہ تمام رات ایک غیر آباد جگہ پر سویا رہا۔ ورنہ وہاں تو دن کے وقت آدمی نہیں بچ پاتا۔ اس چھوٹی سی غلطی کا خمیازہ یہ بھگتنا پڑا کہ پورا ایک دن لیٹ کوئٹہ پہنچا اور پریشانی الگ اٹھانی پڑی۔

خون کا عطیہ دے کر دکھی انسانیت کی خدمت کریں
(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۹۹۲ میں

رفیع احمد ولد محمد حفیظ صاحب قوم راجپوت پیشہ کاروبار عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکنے سیالکوٹ شہر۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶-۱-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ رفیع احمد ۳۴/۴۰۳ محلہ حکیم امام الدین سیالکوٹ شہر۔ گواہ شد نمبر ۱۔ آغا یحییٰ خان وصیت نمبر ۲۶۶۰۰ مربی سلسلہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ میر عبدالباسط وصیت نمبر ۲۴۷۸۵ مربی سلسلہ

مسل نمبر ۲۸۹۹۳ میں

عتیق احمد ولد محمد حفیظ صاحب قوم راجپوت پیشہ کاروبار عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳۴/۴۰۳ محلہ حکیم امام الدین سیالکوٹ شہر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶-۱-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ عتیق احمد ۳۴/۴۰۳ محلہ حکیم امام الدین سیالکوٹ شہر۔ گواہ شد نمبر ۱۔ آغا یحییٰ خان وصیت نمبر ۲۶۶۰۰ مربی سلسلہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ میر عبدالباسط وصیت نمبر ۲۴۷۸۵ مربی سلسلہ۔

مسل نمبر ۲۸۹۹۴ میں

افتخار احمد ملہی ولد چوہدری محمد ناظر ملہی قوم جٹ ملہی پیشہ ملازمت عمر ۳۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلزار ابراہیم گوجرانوالہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱-۴-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) ہنڈا موٹر سائیکل مالیتی ۱۰۰۰۰/- روپے۔ (۲) نقد رقم ۶۶۰۰۰/- روپے۔ (۳) مکان برقبہ ۵ مرلہ واقع امیر پارک گوجرانوالہ جو بنک سے قرض لے کر بنایا گیا ہے۔ جب قرض واپس ہوگا میرے نام منتقل ہوگا۔ اس وقت مجھے مبلغ ۶۷۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۸ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ افتخار احمد ملہی گلزار ابراہیم نمبر ۲ گل روڈ سول لائنز گوجرانوالہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد یٰسین ربانی مربی سلسلہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ جاوید اقبال انجم وصیت نمبر ۲۶۰۲۱

مسل نمبر ۲۸۹۹۵ میں

منصورہ خان بنت محمد خان صاحب قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمدیہ منزل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۴-۸-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی ½ ۱۰ تولہ مالیتی ۳۵۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ منصورہ خان بنت محمد خان احمد منزل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ میاں غلام احمد امیر جماعت احمدیہ وزیر آباد۔ گواہ شد نمبر ۲۔ مبشر احمد سیکرٹری امور عامہ وزیر آباد۔

مسل نمبر ۲۸۹۹۶ میں

عامرہ منصورہ زوجہ منصور احمد صاحب قوم کشمیری پیشہ امور خانہ داری عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمدیہ منزل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴-۷-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر ذمہ خاوند محترم ۲۱۰۰۰/- روپے (۲) زیور طلائی ۱۰ تولہ مالیتی ۳۰۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ عامرہ منصورہ معرفت میاں محمود احمد احمدیہ منزل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ مبشر احمد سیکرٹری امور عامہ وزیر آباد۔ گواہ شد نمبر ۲۔ میاں غلام احمد امیر جماعت احمدیہ وزیر آباد۔

تلاش گمشدہ کاغذات

○ مکرم ذوالفقار علی صاحب پٹواری حلقہ ڈاور کا ایک عدد بستہ جس میں کچھ سرکاری کاغذات (جلد انتقال) تھے ربوہ سے ڈاور جاتے ہوئے راستہ میں گر گئے ہیں۔ اگر کسی دوست کو ملے تو دفتر صدر صاحب عمومی میں پہنچا کر ممنون فرماویں۔

روائتی زیورات
جدید فیشن کے ساتھ
شریف گولڈ سمتھ
پروپرائیٹر :۔ حنیف احمد کامران
فون :۔ ۶۴۹ - ۴۵۲۴
اقصیٰ روڈ ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۲۵ جولائی ۔ دھوپ نکلی ہوئی ہے۔

○ نگران وزیراعظم معین الدین قریشی نے کہا ہے کہ منصفانہ انتخابات کے لئے وہ تمام اقدامات کئے جائیں گے جن پر سیاسی جماعتوں میں مناسب حد تک اتفاق رائے ہوگا۔ اس مقصد کے لئے تمام لیڈروں سے رابطہ رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں ایسے الیکشن قوم کو دینا ہیں جن پر کوئی بھی انگلی نہ اٹھا سکے۔

○ سابق وزیراعظم میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ عوام نے میرے حق میں فیصلہ دے دیا ہے۔ منافقوں کو اس مرتبہ بھی منہ کی کھانی پڑے گی۔ انہوں نے کہا کہ عوامی مفاد کے خلاف کام کرنے والی بعض طاقتیں پھر حکومت پر قبضہ کرنا چاہتی ہیں۔ اگر عوام تبدیلی چاہتے ہیں تو میرے امیدواروں کو کامیاب بنائیں۔ سابق وزیراعظم نے قصور سے اپنی انتخابی مہم کا آغاز کر دیا ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ عام انتخابات میں ۱۲ کروڑ عوام کا مقابلہ ۱۲ سو کروڑ روپے سے ہے لیکن فتح روپے کی نہیں بلکہ عوام کی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ نگران حکومت کو روپے کی قیمت میں کمی کرنے سے پہلے سیاسی رہنماؤں کو اعتماد میں لینا چاہیئے تھا کیونکہ اس سے آنے والی حکومت کی مشکلات میں اضافہ ہو جائے گا۔

○ ایم کیو ایم کے خلاف یکطرفہ آپریشن روک دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ حقیقی گروپ کے کئی کارکن روپوش ہو گئے ہیں۔

○ ایک اطلاع کے مطابق مولانا شاہ احمد نورانی لاہور کے حلقہ ۹۵ سے نواز شریف کا مقابلہ کریں گے۔

○ نواز شریف نے شناختی کارڈ کے سوا بے نظیر کے تمام انتخابی مطالبات کی حمایت کر دی ہے۔

○ لاہور میں مسلم کمرشل بنک ٹمبر مارکیٹ میں ڈاکہ زنی کی واردات میں ۴۰ لاکھ روپے لوٹ لئے گئے۔

○ نواز مسلم لیگ اور ایم کیو ایم الطاف گروپ کے درمیان انتخابی مفاہمت کا امکان ہے۔

○ نگران حکومت نے کرکٹر عمران خان کو حکومت میں شامل کرنے کے لئے جو مبینہ پیشکش کی ہے اس کے جواب میں انہوں نے کہا ہے اگر یہ پیشکش میرے مشن کی راہ میں رکاوٹ نہ بنی تو حکومت میں شمولیت میرے لئے اعزاز ہوگا۔

○ سابق وزیراعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے ضمیر فروشوں کی بجائے نئے اور مخلص لوگوں کو مسلم لیگ کے ٹکٹ دیئے جائیں گے۔

○ حکومت نے تمام چیف سیکرٹری اور آئی جی تبدیل کر دیئے ہیں تاہم انتخابات میں شناختی کارڈ کی شرط برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ نواز شریف نے قصور میں سیلاب سے متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا اور فصلوں کی تباہی پر لوگوں سے اظہار ہمدردی کیا۔

○ نگران وزیراعظم معین الدین قریشی امریکہ کے پانچ روزہ نجی دورے پر روانہ ہو گئے ہیں۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے نواز شریف کے ساتھ الیکشن اتحاد سے ایک دفعہ پھر انکار کرتے ہوئے کہا ہے کہ بے نظیر کے خوف سے نواز شریف کے ساتھ اتحاد نہیں کریں گے وہ ہمیشہ ناقابل اعتبار ثابت ہوتے ہیں۔

○ پنجاب کے نگران وزیراعلیٰ الشیخ منظور الٰہی نے کہا ہے کہ جانبدار افسروں کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ انتظامیہ کو کسی صورت میں الیکشن پر اثر انداز نہیں ہونے دیں گے۔

○ ایک اخباری خبر کے مطابق مصطفےٰ کھر، کوثر نیازی اور تاج محمد خان جمالی نے ساتھیوں سمیت پیپلز پارٹی میں شمولیت کا فیصلہ کر لیا ہے۔

○ بی بی سی نے تبصرہ کیا ہے کہ نگران وزیراعظم، نواز شریف دور کی اقتصادی پالیسیوں کے حامی ہیں۔

○ نگران وزیراعظم نے صنعتی و زرعی قرضوں کی فوری وصولی کے لئے سخت اقدامات کرنے کی ہدایت کی ہے۔

○ پی ڈی اے این ڈی اے اسلامی جمہوری محاذ اور مسلم لیگ چٹھہ گروپ میں گرینڈ الیکشن الائنس بنانے پر اتفاق رائے ہو گیا ہے۔ ٹکٹوں کی تقسیم کا فارمولا وضع کیا جا رہا ہے۔ اگست کے پہلے ہفتے میں باضابطہ اعلان ہو جائے گا۔

○ پنجاب کے وزیراعلیٰ نے کہا ہے کہ انتخابات ایک ہی روز میں کروانے ممکن ہیں۔ انتخابات کا فیصلہ اٹل ہے۔ انہوں نے محترمہ بے نظیر بھٹو سے ملاقات کی۔

○ نگران وزیر خزانہ سید بابر علی نے کہا ہے کہ ہمارے پاس وقت کم ہے اور کام زیادہ۔ خدا تعالیٰ ہمیں قوم کی توقعات پر پورا اترنے کی توفیق عطا فرمائے

○ اے سی گجرات نے چوہدری شجاعت حسین کے انتخابی حلقے میں ۱۷۶۰ ووٹ منسوخ کرنے کا فیصلہ سنا دیا ہے۔ یہ ووٹ جعلی قرار دیئے گئے ہیں۔

○ امیر جماعت اسلامی نے کہا ہے کہ دینی جماعتوں کے اتحاد کا اصولی فیصلہ ہو چکا ہے۔ تفاصیل طے کی جا رہی ہیں۔

○ امریکہ نے افغان مجاہدین سے سٹنگر میزائیل پانچ گنا زیادہ قیمت پر خریدنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ورلڈ ٹریڈ سنٹر میں بم کے دھماکے میں ایک افغان کے ملوث ہونے پر امریکہ شدید تشویش میں مبتلا ہے اسے خطرہ ہے کہ امریکہ کے فراہم کئے ہوئے سٹنگر میزائیل امریکی طیارے گرانے پر بھی استعمال ہو سکتے ہیں۔

○ آزاد کشمیر کے وزیراعظم سردار عبدالقیوم نے کہا ہے کہ آزاد کشمیر میں مڈ ٹرم انتخابات کرانے کا کوئی جواز نہیں ہے۔

جماعت احمدیہ کی خدمت کیلئے
ہماری فخریہ پیشکش

ڈش انٹینا

اب صرف ۱۳۵۰۰/- روپے میں
بہترین رزلٹ۔ بہترین ریسیور مکمل فٹنگ
رابطہ کے لئے
طاہر احمد محمود۔ زاہیکی روڈ۔ ربوہ

ضرورت ہے

۲۔ عدد چوکیدار برائے گوجرانوالہ فیکٹری۔ پختہ عمر کے۔ ریٹائرڈ فوجی قابل ترجیح۔
معرفت

ٹی وی پوائنٹ

بالمقابل تھانہ کوتوالی۔ فیصل آباد
فون :- ۳۰۸۰۶

صاحب اولاد

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کوئی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں۔

DWARFISHNESS COURSE	100	چھوٹا قد کورس
BED URINE COURSE	35	بول بستری کورس
MITTI CHOUR COURSE	20	مٹی چھوڑ کورس
BABY GROWTH COURSE	30	بے بی گروتھ کورس
MARASMUS COURSE	60	سوکھا پن کورس
BABY TONIC	12	بے بی ٹانک
SLOW DENTITION CURE	20	آہستہ دانت نکالنا کیور
IRREGULER TEETH CURE	20	بے ترتیب دانت کیور

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن چار صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی
کیور۔ ہومیڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گول بازار۔ ربوہ پاکستان۔ فون آفس 771 کلینک 606

پتہ

اکسیر موٹاپا ۲۵/-
ہمدرد نسواں (حبوب اٹھرا) ۱۵/-
دوائی فضل الٰہی برائے اولاد نرینہ ۱۵۰/-
زدجام عشق ۱۲۰/- ۴۸۰/-
اکسیر لیکوریا (کیپسول) ۳۰/-
کلین اپ چہرہ کے غیر ضروری بالوں کیلئے ۱۵/-
سفوف اکسیر شوگر ۲۵/-
جدید دواخانہ خدمت خلق
گولبازار۔ ربوہ